چہ گویم باتوگر آئی چادر قادیان بینی | Reg. No. CCLXXXVIII | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ضمیمہ درس قرآن مجید

پیشگی چار روپے

جلد ۹ | مورخہ ۸ جمادی الثانی ۱۳۲۸ سنہ ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ جون ۱۹۱۰ء مطابق ۴ ہاڑ سمت ۶۷ بکرمی | نمبر ۳۴

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

اسلام کی ترقی

کے لئے

”ایک بشارت“

ستیہ دیوجی۔ آریوں کے موسلے غلام حیدر نے اپنے ارتداد کے بارے میں ایک رسالہ نعرۂ حیدری لکھا ہے۔ ہم نے بھی اس امید پر دیکھا کہ اسمیں وہ باتیں درج ہونگی جن کیوجہ سے اس نے اسلام چھوڑا۔ اور پھر اس کے ساتھ ضرور ہی وہ خوبیاں لکھی ہونگی۔ جو ویدک دھرم میں ان کے داخل ہونے کا موجب ہوئیں۔

لیکن افسوس کہ ان دونوں میں سے ایک بات بھی نہیں جس سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ غلام حیدر کا ستیہ دیو بننا بعض اور وجوہات پر مبنی ہوگا۔ والعلم الصحیح عنداللہ۔

اس نے لکھنے کو تو یہ لکھدیا کہ میں تلاش حق اور چند سوالات کے حل کرنے کے لئے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں پھرتا ہوا۔ بغداد پہونچا۔ اور مکہ مدینہ بھی بہت مدت گزاری۔ مگر یہ نہیں بتایا۔ کہ آخر وہ کونسے مشکل و معضل مسائل تھے۔ جو قرآن مجید کے کسی خادم سے حل نہ ہوسکے۔ اور یہ بتایا کہ ویدوں سے ان کا کیا حل کیا تاکہ اسے پڑھکر دوسرے طالبانِ حق بھی کچھ فائدہ اٹھاتے۔

میرے خیال میں اگر ستیہ دیو اپنی کتاب نعرہ میں یہ لکھدیتا۔ تو وہ ایک بہت بڑی خدمت دین حق کی کرتا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس ڈھول میں سوائے پول کے اور اس عمل میں بجز خوار کے اور کچھ بھی نہیں۔

ایک شخص اسلام سے منہ پھیرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ توحید۔ اطاعت الٰہیہ و انبیاء و حکام۔ نیک تحریک۔ اکل حلال۔ شفقت علیٰ خلق اللہ۔ دیانت و امانت ترک خمر۔ ایصال خیر۔ حفظ نفس۔ حسن اخلاق۔ تربیت اولاد۔ ظاہری و باطنی طہارت و پاکیزگی سے منہ پھیرتا ہے کیونکہ یہی تعلیم ہے اسلام کی۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ الٰهکم الٰهٌ واحد (۲) ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالاً بعیداً۔ (۳) اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (۴) کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علی انفسکم (۵) فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور۔ (۶) ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی (۷) ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب (۸) لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیراً منہم۔ (۹) کلوا واشربوا ولا تسرفوا (۱۰) حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ (۱۱) انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ (۱۲) فانکحوا ما طاب لکم من النساء (ب) محصنین غیر مسافحین ولا متخذی اخدان (۱۳) ولا تقتلوا انفسکم (۱۴) واتوا البیوت من ابوابہا (۱۵) ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل (۱۶) ولا تقربوا الزنیٰ انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا۔ (۱۷) ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم (۱۸) ان اللہ لا یحب الخائنین (۱۹) ولا تبخسوا الناس اشیاءہم ولا تعثوا فی الارض مفسدین (۲۰) وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔

اس سیدھی۔ صاف اور دنیا و آخرت کے لئے مفید و بابرکت تعلیم سے اعراض کرنے والا۔ یہاں تک عالم۔ فاضل اور فہیم و ذکی ہوسکتا ہے۔ وہ سب کو معلوم ہے اور اس کا مبلغ علم اور عربی زباندانی لفظ قرآن کی تشریح سے ظاہر ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ مسلمان لوگ عام طور پر اس کے مصدری معنے پڑھنا لیتے ہیں لیکن یہ ان کی غلطی ہے۔ کیونکہ یہ لفظ مصدر نہیں اور لفظ فرقان کے وزن پر ہے۔ جس کے معنے سلطان اسم فاعل کے کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کے صحیح معنے پڑھنے والے ہوئے۔ اس قسم کی تشریح کرکے اپنی علمی پردہ دری کرانے کی بجائے اگر مہاشہ ستیہ دیوجی ویدوں کی خوبیاں بیان کرتے اور اسلام کی تعلیم میں جو کمزوریاں ان کو نظر آئیں وہ دکھاتے تو ایک بات بھی تھی۔ لیکن یہ امر ان کے لئے مخصوص ہے جو راستبازی و طلب حق اپنا مشرب رکھتے ہیں۔

آپ بجائے اس کے اکسیر کو استعمال کرکے اپنے امراض کا علاج کرتے۔ اس کے اجزاء دریافت کرنے کے ذریعے

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق صاحب کے شائع ہوا۔)

ہو گئے۔ آپ کی منتہائے تحقیق یہ ہے۔ کہ جبرئیل فرشتہ نہ تھا ایک عالم یہودی تھا۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ اس نے کیوں اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑا چلایا اور کیوں سب سے زیادہ اپنے ہی مذہب کی تردید کی اور اپنے لئے ہی ابدی شقاوت کا اعلان کرایا۔ اور ہمیشہ کے لئے اپنی قوم کو ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کا شان نزول بنایا۔ تمام دنیا میں ہر ایک حقانی مذہب والے کی کچھ نہ کچھ سلطنت ہے۔ مگر یہودیوں کے لئے چپہ بھر زمین نہیں اون کے لئے قرآن مجید میں صریح فتوے ہے۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک طرف مسلمان یہود کے اصلی مرکز بیت المقدس پر قابض ہیں۔ یہود اصلی منکر اور مسلمان اصلی پیروان مسیح ہیں۔ دوسری طرف آریہ ورتی عارضی منکروں پر عارضی اتباع نصارٰے حکمران ہیں اور یوں ہی ہمیشہ رہے گا۔" یہ اچھا معلم تھا کہ اپنی قوم کے لئے لا ینصرون اور الا بحبل من اللہ و بحبل من الناس۔ کا فتوے دے گیا۔ پھر وہ لوگ بھی عجیب المخلوق ہی ہوں گے۔ جو صریحاً دیکھتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہے وہ تو جبرئیل یہودی ہے۔ اور جانیں نثار کرتے ہیں۔ وطن چھوڑتے ہیں۔ مال پانی کیطرح بہاتے ہیں۔ اس کے ایک شاگرد کے قدموں پر جو خود کچھ بھی نہیں جانتا۔ کیا عقل سلیم فطرت صحیحہ۔ تجربہ۔ مشاہدہ ایسی بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے۔

باقی جبرئیل کے متعلق جو روایات تم نے لکھی ہیں۔ پہلے یہ تو ثابت کیجئے۔ کہ وہ اسلام کی مستند و معتبر و مسلمہ کتب میں ہیں۔ پھر ان کے متعلق علماء اسلام نے جو تشریح کی ہو اس پر اپنے شکوک بیان کرو۔ ادھر ادھر کے قصوں کو بعض روائتیں جمع کر کے اسے اسلام میں داخل بتانا۔ یہ کونسی روش صلحا رہے۔ ایک "متعہ" بھی پیش کیا ہے۔ حالانکہ یہ ہرگز ہرگز اسلام میں نہیں۔ اگر کسی آریہ بھائی کی ذاتی کرتوتوں کا ذمہ وار وید نہیں ہو سکتا۔ تو کسی کلمہ گو کی ذاتی کمزوریوں کا الزام قرآن پر ناواجب و غیر مناسب ہے۔ متعہ کی اسلام میں کوئی اجازت نہیں۔ اللہ کا ارشاد ہے۔ والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم آگے فرماتا ہے۔ فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون۔ اگر متعہ والی زوجہ ہوتی تو اس کے لئے بھی ورثہ۔ طلاق۔ عدت نفقہ ثابت ہوتے۔ خدا تعالیٰ نے ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المؤمنات فمن ما ملکت - - - - - ذلک لمن خشی العنت منکم وان تصبروا خیر لکم۔ فرما کر یہ ظاہر کر دیا ہے کہ متعہ بالنساء جائز نہیں۔ ورنہ بیان فرما دیتا کہ اگر نکاح کی استطاعت نہیں تو تمتع ہی کر لو۔ اور احادیث میں بھی ان اللہ قد حرم ذلک الی یوم القیامۃ (صحیح مسلم صفحہ ۴۵۱) فرمایا ہے۔ پس یہ ایک بہتان و افترا ہے۔

انجام ہم یہ بتائے دیتے ہیں کہ ایک غلام حیدر کیا ہزار غلام حیدر کے جانے سے بھی اسلام کو کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ اس خدائے قدیر کا۔ (جس کا نام السلام ہے۔ جسکی دی ہوئی کتاب بھی ہر قسم کی تحریف عیب و نقص سے پاک ہے۔ اور جس مذہب کے مرکز کو بھی خدا نے من دخلہ کان امنا اور ھدی للعلمین قیاماً للناس۔ فرمایا اور جو آج تک مفتوح نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ اور اس اعتبار سے دار السلام ہونے کا ایک زندہ نشان ہے۔ حالانکہ دوسری تمام قوموں کے معبد یا تو تباہ ہو چکے یا اسلام کے زیر حکومت ہیں) یہ وعدہ ہے کہ اگر تم میں سے ایک جائے گا۔ تو میں اس کے بدلے میں ایک قوم دونگا۔ اور وہ قوم بھی ایسی ہوگی کہ وہ خدا سے محبت کرے گی اور خدا - - ان سے چنانچہ فرمایا۔ من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ پس ہم تو غش کم جہاں پاک پڑھ کر خوش ہیں اور مولیٰ کریم کے فضلوں کے منتظر ہیں۔ وہ ہم کو کئی غلام حیدر سے بڑھ کر دے گا۔

باقی یہ بات کہ یہ شخص ہمیں یا ہمارے دین کو کچھ نقصان پہنچائے گا ہرگز نہیں۔ چاند پر جو خاک ڈالیگا اسی کے سر پر پڑے گی۔ یاد رکھو۔ کہ بیت الحرام میں اب تک تصویری زبان میں یہ پیشگوئی ہے کہ وہی پتھر جسے معماروں نے رد کیا کونہ کا پتھر ہے۔ یہ جس کے سر پر پڑے گا وہ بھی چکنا چور۔ اور جو اس پر پڑے گا وہ بھی چکنا چور۔ سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔

اور اس آریوں کے دلی مرتد غلام حیدر کی لیاقت علمی اور واقفیت اسلام کا تو اسی سے پتہ بآسانی لگ سکتا ہے۔ کہ اپنے چند ورق کے اشتہار میں جو حدیث اس نے بیان کی ہے اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی زندگی میں امام حسن و امام حسین کا موجود ہونا بیان کیا ہے حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مدینہ میں جا کر ہوا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غلام حیدر صاحب کو اسلام کی کس قدر واقفیت ہے، اور بات کو سمجھنے کی کہاں تک لیاقت ان میں پائی جاتی ہے۔ قدرت خداوندی عجیب ہے۔ کہ جو شخص ایک روائت کے صدق و کذب کے متعلق اتنی عقل نہیں رکھتا۔ کہ جس زمانہ میں امام حسن و امام حسین کا ذکر کر رہا ہے اس زمانہ میں حضرت علی کی ابھی شادی بھی نہ ہوئی تھی۔ وہ شخص محقق مذاہب ہونے کا مدعی بنتا ہے۔ غالباً ایسی روائت کو پیش کرنے کے وقت سینہ زوری اور ہٹ دھرمی سے کام لیا ہے جس کے رو سے نیوگ ایک پاکیزہ گر قومی ترقی کا بتلایا جاتا ہے۔

حمید احمد
سلمہ اللہ الاحد

اللہ تعالیٰ کا قادیان جیسے گاؤں میں جیسے قبل چالیس سال قبل از یں کوئی جانتا بھی نہ تھا اپنے مکالمہ سے مشرف کرنے کے لئے ایک ماسنبانہ کو چن لینا خود اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ شخص اور اس کا خاندان خدا تعالیٰ کے خاص انعامات کا مورد ہوگا۔

اس نے اس کی زبان پر جبکہ وہ اکیلا تھا کئی سال پیشتر فرمایا انی جاعلک ولا اجیحک اور فرمایا تری نسلاً بعیداً اور فرمایا۔ اخرج منک قوما اور فرمایا ینقطع عن اباءک و یبدء منک۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس ذات بابرکات نے اپنے مسیح موعود کو اپنی رحمتوں سے نوازا۔ نیک صالح دین کی تڑپ رکھنے والے اور ہونہار لڑکے دئے۔ اور پھر ان کو بھی اولاد بخشی۔ چنانچہ وہ جن کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے یہ وہی صاحبزادہ صاحب ہیں جن کے لئے آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۶۶ میں خدا نے فرمایا یاتی قمر الانبیاء وامرک یتاتی سیولد لک الولد ویدنی منک الفضل ان نوری قریب۔ اور یہ بھی کہ وہ ایک یوم میں ایسا بڑھے گا جیسا کہ ہفتوں میں اور ہفتوں میں ایسا جیسا کہ مہینوں میں۔ چنانچہ آپ اس سولہ سترہ سالہ عمر میں واقعی علم پر اپنی ہیئت کے لحاظ سے ایسے بڑے ہیں کہ اید و شاید (زادہ اللہ بسطۃ فی الجسم والعلم) اب خدا نے آپکو فرزند عطا فرمایا۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ الٰہی تیرے برگزیدہ نبی کا خاندان بڑھے۔ پھولے۔ پھلے اور تمام جہان کے لئے اور تمام جہان پر محبت ہو۔ ہم حضرۃ ام المومنین کی خدمت میں نہائت مسرت و ابتہاج کے ساتھ مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی نیم شبی دعائیں اس مبارک خاندان کے ساتھ ہوں۔

الملتمس - بدر۔ قادیان۔ (اکبر واسعید)

اطلاع
مطبع کا آدمی بیمار ہے یہ اخبار دیر سے نکلتا ہے

مفلس اور قلاش کے ان جولڑ کا پیدا ہوتا ہے اگر اس مین خودداری پیدا ہوجاوے - تو وہ بڑا عظیم الشان انسان ہوجاتا ہے - اس قسم کی کئی مثالین تمہارے سامنے ہین. تاریخ اس بات کی شاہد ہے. کہ کس کس قسم کے مسکین اور غریب اور معمولی درجہ کے انسان کتنے بڑے دولتمند اور عالم اور فاضل اور با اخلاق اور اعلےٰ درجہ کے انسان ہوگئے (نواب سعد اللہ خان وزیر اعظم اورنگ زیب بھی قصبہ چنیوٹ کے ایک بالکل معمولی حیثیت کا بیٹا تھا بچپن کی عمر مین کھیلنے والے لڑکون نے کسی بات پر ناراض ہوکر اس کو خوب مارا - یہ روتا روتا باپ کے پاس فریاد لایا اس نے بھی بجائے دادرسی کرنے یا پیار دینا - مارنا شروع کیا - سعد اللہ سعید الفطرت اور باغیرت تہا - اس قدر ذلت برداشت نہ کرسکا - غصہ کے جوش مین گھر سے نکل پڑا - اور لاہور سے ہوتا ہوا تحصیل علم کرکے دہلی ہو پہنچا - اور ترقی کرتے کرتے وزیر اعظم ہوگیا (راقم الحروف) یہ تو پرورش اولاد کے متعلق ہدایت ہے - اگر آپ معمولی ترجمہ پڑہین گے - اور غور کرین گے - تو کئی اصول قرآن شریف مین بھرے پڑے ہین - اگر تم ان اصولون کے مطابق عمل کرو - تو دیکھو - کہ تھوڑے ہی عرصہ مین مسلمان اعلےٰ درجہ کے مقتدر انسان ہوجاوین گے - طریق معاشرت کے متعلق دوسرا اصول وعاشروهن بالمعروف فان کرهتموهن فعسی ان تکرهوا شیئاً و یجعل الله فیه خیراً کثیراً کا ہے - دیکھو عورتون کے ساتھ بڑا نیک سلوک کیا کرو - انکی تمام ضروریات کو پورا کرو ممکن ہے کہ انمین کوئی نقص یا بدمزاجی یا بدصورتی وغیرہ ہو - کہ جسکی وجہ سے تم کو کراہت ہوجاوے - اور اللہ تعالیٰ اس مین تمہارے واسطے کوئی بہتری کر دیوے - اگر تم بموجب اس حکم قرآن کے اوس نقص کو مکروہ نہ سمجہوگے - تو اللہ تعالیٰ تمہارے واسطے اس کو خیر کثیر کر دیگا - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیرکم خیرکم لاهله - یعنے تم مین سے بڑے سے بڑا وہ ہے - جو اپنی عورت کے ساتھ نیکی کرتا ہے - بے شک عورت ناقص العقل ہے اور اس کے قوےٰ مردون کی برابری نہین کرسکتے - چنانچہ حدیث شریف مین آتا ہے کہ دوزخ مین زیادہ تر حصہ عورتون کا ہے اسکی وجہ یہ ہے - کہ عورت مین عموماً ایک عادت ناشکری کی ہے - کہ خواہ اس پر کس قدر ہی احسان کرتے رہو جب کبھی مرد پر ناراض ہوگی - تو کہدیگی - کہ تم نے تو کبھی میرے

ساتھ نیک سلوک کیا ہی نہین ہے - مگر اللہ تعالیٰ نے باوجود ان کے ان تمام جبلی نقائص کے مردون کو حکم فرمایا ہے وعاشروهن بالمعروف - اب مین سوال کرتا ہون - کہ ہم نے عورتون کو کیا سمجہ رکہا ہے - بچہ پیدا کرنے کی مشین یا روٹی پکانے کے واسطے خانساماں یا دایہ کا کام کرنے کے واسطے نرس - یا گھر کا کام کاج اور مہمانون کی خاطر مدارات کرنے کے واسطے ایک لونڈی - سوا ان باتون کے اور کوئی غرض ہی نہین رہ گئی - کل دنیا کا یہی حال ہے - یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے گھرون کو دوزخ بنا رہے ہین - علاوہ ازین ماں باپ - میاں بیوی - بہن بہائی - چھوٹے بڑے سب کے سب ایک ہی گھر نہین بلکہ ایک ہی مکان مین رہتے ہین - اب تمہارے والدین سے ان کا نباہ کس طرح ہوسکتا ہے - حدیث مین آیا ہے - کہ تمہارے گھر الگ الگ ہونے چاہئین - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے -

لیس علی الاعمی حرج ولا علی الاعرج حرج ولا علی المریض حرج ولا علی انفسکم ان تاکلوا من بیوتکم او بیوت اٰبائکم او بیوت امهاتکم او بیوت اخوانکم او بیوت اخواتکم او بیوت اعمامکم او بیوت عماتکم او بیوت اخوالکم او بیوت خالاتکم او ما ملکتم مفاتحه او صدیقکم - اس سے صاف پایا جاتا ہے - کہ منشاء الٰہی الگ الگ گھر ہونے کا ہے کیونکہ اگر خدا کے علم مین الگ الگ گھر نہ ہوتے تو اس طرح آیت مین تصریح گھرون کی نہ ہوتی - جس وقت تمہاری شادیان ہوجاوین - تو تمہاری ماں باپ اور بہنون - بیوی وغیرہ کے گھر الگ ہونے چاہئین - اور اگر گھر نہین تو کم از کم مکان ہی الگ الگ ہونے ضروری ہین - بدقسمتی سے ہندوستان مین آگئے - جہان کہ سب گھر والون کے ایک ہی جگہ رہنے کی رسم تھی - ہم بھی ان کی دیکھا دیکھی اکٹھے گھرون مین رہنے لگ گئے - اسی وجہ سے ہمارے گھرون مین ساس اور بہو اور نند وغیرہ کے باہمی لڑائی جھگڑے ہوگئے - اگر عاشروهن بالمعروف پر عمل کرلیوین اور گھرون کو بھی الگ الگ کرلین - تو آج ہمارے گھر بہشت بن سکتے ہین - انگریز جب شادی کرلیتے ہین - تو الگ الگ رہنا اختیار کرلیتے ہین - مگر چونکہ ان کے اصول پر چلنے سے والدین کے حقوق کا پاس نہین رہتا تہا - اسی واسطے فرمایا - وبالوالدین احساناً یعنے ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا چاہیئے - پھر ماں کے متعلق حدیث مین آتا ہے کہ ان کے قدمون کے نیچے بہشت ہے - اور قرآن شریف مین آتا ہے حملته امه وهناً علی وهن وفصاله فی عامین

ان اشکر لی ولوالدیک - یعنے ان کو اسکی ماں نے تکلیف پر تکلیف برداشت کرکے اٹھائے پھری - اور پھر دو برس تک دودھ پلایا - اسواسطے ہم نے انسان کو کہدیا - کہ جس طرح وہ ہمارا شکر کرے اپنے والدین کا بھی کرے - پھر آتا ہے - اما یبلغن عندک الکبر احدهما او کلاهما فلا تقل لهما اف ولا تنهرهما وقل لهما قولاً کریماً - یعنے جب وہ دونون یا ایک ان مین سے بوڑہے ہوجاوین تو ان کو اُف تک بھی نہ کہو - اور ہرگز نہ جھڑکو - اور اگر کوئی بات کرنی ہو نہایت ادب اور عزت سے بولو واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما کما ربیانی صغیراً - اور نہایت خاکساری سے ان کے آگے جھکا رہو - اور ان کے واسطے دعا کر کہ اے رب جس طرح انہون نے میری بچپن سے تربیت کی ہے تو بھی اے رب ان پر رحم کر - ایک طرف یہ کہا - اب ایک اور رہ گیا - وہ خسر کا رشتہ ہے دنیا مین عجیب طرح کا معاملہ ہے کہ بیوی کے ساتھ زیادہ محبت کیجاوے تو ماں باپ چھوٹ جاتے ہین اور اگر ماں باپ کیطرف زیادہ میلان ہوجاوے - تو خسر ناراض ہوجاتا ہے - اس واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے - کہ واتقوا الله الذی تساءلون به والارحام یعنے ان رحمی رشتوں کی بھی عزت کرو - اگر ان تمام قوانین کو اپنا دستور العمل بنالین تو ہماری دکھون کی زندگی سکھ سے مبدل ہوجاوے - اصلی کتاب کی یہی غرض ہوتی ہے - کہ اس پر چلنے سے سکھ حاصل ہو - یہ دو تین امور مثال کے طور پر مینے عرض کئے ہین - کوئی امر ہو ایک ایک نصیحت اس کے متعلق قرآن نے ہم کو سکھائی ہے - مین نے عرض کیا ہے کہ خدا کے رہبر و نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شکایت کرینگے کہ ان قومی اتخذوا هذا القراٰن مهجوراً - میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا - اب بھی اس شکایت سے ہم اپنے آپ کو بچا سکتے ہین -

ہماری قوم جنتی ہے ہمین خبر دی گئی ہے - کہ ہم مین سے اہل جنت ہین - پھر ہم کیون نہ اہل جنت بنین - یہ کونسا فخر ہے - کہ ہماری کتاب الٰہی ایسی ہے - جبکہ ہم اس پر عمل نہ کرین - اور عمل کرکے اس سے وہ فائدہ نہ اٹھاوین -

کیا یہ فخر ہوسکتا ہے - کہ ہمارے گھر مین ایک ایسا نسخہ ہے کہ دنیا جہان کے امراض کو اس سے فائدہ ہوجاتا ہے - جبکہ ہم خود آتشک یا سوزاک سے بیمار و لاچار ہین -

آخر مین دعا ہے - کہ اللہ تعالیٰ ہمین قرآن کریم کی تعلیم کا شوق بخشے - اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے - آمین ثم آمین -

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین -

وی پی آتے ہیں

بعض خریداروں نے اب تک سنہ ۱۹۱۰ء کا چندہ نہیں فرمایا۔ اور اکثر خریدار ایسے ہیں جن کے ذمے ابھی تک ۱۹۱۰ء کی قیمت ہے۔ سب کے نام ۲۳ جون سنہ ۱۹۱۰ء کا وی پی کیا جائیگا۔ اُمید ہے ہمارے مہربان واپس کر کے نقصان نہ پہونچائیں گے۔

اسلام ہند میں

رسالہ العالم الاسلامی اپنے ایک پرچہ میں "اسلام ہندوستان میں" کی سرخی سے حسب ذیل رقمطراز ہے۔

ہندوستان کے اندر اسلام کی اشاعت سنہ ۱۰۰۰ء میں شروع ہوئی اور یہ عجیب بات ہو کہ اس دین کے پیروؤں کی تعداد ہندوستان میں اسوقت بڑھنا شروع ہوئی۔ جبکہ اسلامی حکومت پر زوال آیا اور برطانیہ کا پرچم سلطنت خاک ہند پر لہرایا" اور اس وقت اسلام کا رُوئی سایہ بہت انگیز سُرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ سنہ ۱۸۷۲ء میں تمام ہندوستان کے اندر مسلمانوں کی تعداد چھ کروڑ پندرہ لاکھ تھی اور سنہ ۱۹۰۱ء میں ان کی تعداد چھ کروڑ ۳۰ لاکھ ہوگئی۔ مسلمانان ہند میں ۹۰ فیصدی اہل سنت ہیں اور تین فیصدی دیگر فرقوں کے مسلمان۔ اور اس اجمال اعداد کی تفصیل حسب ذیل ہو۔

صوبجات برٹش انڈیا شمالی و جنوبی وغیرہ مشلاً بمبئی مدراس بنگال و پنجاب وغیرہ وغیرہ میں ۵ کروڑ ۴۰ لاکھ۔ زیر اثر نیم خود مختار ریاستوں جیسے حیدر آباد وغیرہ میں ۸۰ لاکھ۔

برٹش نو آبادیات سیلون وغیرہ میں ۱۱ لاکھ ۰۰ ہزار۔ صوبجات ہنوز مردم شماری میں نہیں آئے ہیں۔ جیسے اڑیسہ کا علاقہ ان میں ۷ لاکھ ۳۰ ہزار مسلمان ہیں۔

۳۰ ہزار مسلمان ہندوستان کی فرانسیسی نوآبادیات میں ۵۰۰ پرتگیزی علاقہ میں ہیں اور ۱۰ ہزار ہندی - ایرانی - عرب اور افریقی مسلمانوں کی نو آبادی بھی انہی میں شامل ہے اور خود سر ریاستوں میں مسلمانوں کی مردم شماری کی تفصیل یہ ہے۔ نیپال میں ۳۰ ہزار بھوٹان میں ۴۰ اور افغانستان میں ۶۰ لاکھ۔

باعتبار مذاہب مسلمانان ہند کی بڑی تقسیم شیعہ اور سُنی دو فرقوں میں ہوتی ہے۔ اہلسنت ۶ کروڑ ۲۲ لاکھ ۴ ہزار ۵۰۷ اور شیعہ ۲۵ لاکھ ۷۷ ہزار ۹۲۴ ہیں۔ جن کی کل میزان ۹ کروڑ ۷۵ لاکھ ۹۹ ہزار ۹۳۶ ہوتی ہے اور اگر ہم برٹش انڈیا کے صوبجات میں دوملین مسلمانوں کی زیادتی اور بھی شمار کریں۔ تو تمام ملک ہند میں مسلمان آبادی کا شمار جو ۷۰ ملین یا ست کروڑ ہوجاتا ہے۔ (وطن)

صوفیانہ لطائف

ایک فقیر سر دیا برہنہ بیٹھا تھا بادشاہ نے

آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دست بستہ عرض کی۔ کہ کوئی خدمت میرے لائق فرماویں۔ آپنے فرمایا کہ مکھیاں مجھے تنگ کرتی ہیں شاہ نے کہا یہ تو میرے حکم میں نہیں ہیں۔ فقیر نے کہا کہ جب مکھیاں بھی تمہاری اطاعت سے منحرف ہیں پھر تم سے میں کیا مانگوں؟

ایک شخص نے ایک فقیر کے پاس اظہار کی کہ میری آرزو ہے کہ کچھ مدت آپکے پاس رہوں۔ جب ان کے فقیر نے کہا کہ جب میں نہ ہوں گا۔ تو پھر کس کے پاس رہوگے۔ کہا خدا کے پاس۔ فقیر نے کہا۔ بابا میں نہیں ہوں ابھی سے خدا کے پاس رہو۔

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا سے پوچھا گیا کہ آپ ابلیس کو دشمن جانتی ہو یا نہیں۔ کہا بوجہ دوستی میرے دل میں دشمن کی یاد نہیں آتی۔

ایک فقیر سے پوچھا گیا کہ تنہا کیوں بیٹھے ہو کہا کہ اب البتہ تنہا ہوا۔ کہ جب تم آئے اور خدا کے ذکر سے باز رہا۔ (سراج)

شر الطبیعت

جن شرائط کے علاوہ حضرت مسیح کی تعلیم اور سوانح بھی درج ہیں ایک پیسہ۔ من ۱۰۰ - ۸ر میں ۷۰ فی جلد ایک پیسہ۔

اعلان

لنگی پشاوری و کلاہ و چادر کشمیری لوئی عینک و پیل کرشس جس بھائی کو ضرورت ہو بابت ارکیشن یہ مجھ سے طلب فرماویں انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہیگا۔ قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے۔

المشتہر شیخ فاضل شیخی احمدی بازار کلاں راولپنڈی

خط و کتابت تار کا پتہ { دفتر اشتہار ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور } کافی ہے ۱/۴۸

سوداگروں کے لئے اپنے اشتہار تقسیم کرنے کا بے نظیر ذریعہ۔ بیسیوں سے لیکر لاکھ کمانے کی نو ایجاد ترکیب مفصل قواعد ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر مفت ارسال کئے جاتے ہیں۔

بغرض شہرت ضرورت سندات یکم ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء تک نصف قیمت

آب حیات!!! امراض معدہ و امراض کان و امراض چشم وغیرہ کے لئے مفید شیشی اصل قیمت ۱۲ رعایتی ۶

سرمہ سلیمانی!!! امراض چشم کے لئے اکسیر وزن تولہ عہ رعایتی عہ

بال اڑانیکا پوڈر بالکل نکلیف کے بال اڑا دیتا ہے الامنی ہدیہ ۸ر

نوٹ - خریداری سے پہلے اگر پورا علم ان کیضرورت ہو تو ایک ٹکٹ بھیکر ادویات کے مفاد کی مفصل فہرست طلب فرماویں۔ والسلام

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

ہیضے کے لئے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور سے آٹھ آنے

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی ہی ایکا پڑجاتی ہو اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے ذرا سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی لیکر گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے۔ گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد۔ مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک پانچ آنے (۵ر)

عرق پودینہ - ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق لائتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اس کا رنگ بھی شل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی اصلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی متلی اور اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہوجاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

اہل اسلام کے لئے ایک نادر موقعہ

سوانح عمری

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بانی اسلام

مرتبہ

"شری پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دھرم"

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کمی عہد کے افترا کرکے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کو برا کہنا تو اب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے وقتوں میں آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خریدلیں قیمت بھی کم ہے کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ چھاپی گئی ہے اور قیمت غیر مجلد ۵ر اور مجلد ۸ر ہے۔

ملنے کا پتہ

مینجر براہمو پرچارک نز پنجاب براہمو سماج لاہور

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

سرمہ زعفرانی خصوصاً پانی جب تک دوں کے لئے اکسیر ہے قیمت فی تولہ ہے سرمہ زنگاری خصوصاً جالا و دھند میں مفید ہے ایک دفعہ ضرور آزمائیں قیمت فی تولہ ع محصولڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر احمد علی خان ایڈیٹر الہند قادیان (گورداسپور)

حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح مولانا حکیم نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ سترہواں

بقیہ رکوع ۱۱

سورۃ الحج رکوع نمبر ۲

مورخہ ۲۷ر۔ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۲) وضعداری ہمارے ملک میں بہت ہی رائج ہے اس کے توڑنے کے لئے حج ہے جس میں ایسی وضعداریاں خاک میں مل جاتی ہیں۔

۲۸۔ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

بقیہ رکوع نمبر ۱۱

پھر بڑا نفع تو یہ ہے۔ کہ لاکھوں آدمی جب مل کر دعا کرتے ہیں۔ تو ضرور مقبول ہوتی ہے اور اس وقت خصوصیت سے ایک جوش اٹھتا ہے۔ (۲) کوئی مدبر کوئی حکیم کوئی فلسفی کوئی موجد کوئی عالم دنیا کے کسی حصے میں پیدا ہو۔ وہاں ضرور خبر ہو جاتی ہے کیونکہ تمام ممالک کی مخلوق کا کوئی نہ کوئی نمونہ وہاں موجود ہوتا ہے۔

میں نے مکہ میں ایک بزرگ دیکھے کہ وہ جلد جلد عربی میں بات کرتے مگر انکی کوئی کتاب علم حدیث سے باہر کی نہ ہوتی۔ ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ یہ مطلب نہیں کہ مکہ میں منافع ہی منافع ہیں۔ نقصان بھی ہو جاتے ہیں۔ مگر زیادہ منافع ہیں۔

ومن یعظم حرمات اللہ۔ جس کو خدا نے بڑا بنایا ہے اسکی تعظیم کرو اس سے یہ مسئلہ بھی نکل آتا ہے کہ حاکم وقت کی اطاعت چاہیئے۔

شعائر اللہ۔ جس سے اللہ کا شعور پیدا ہو قرآن کریم کی بہت تعظیم ہے کہ شعائر اللہ میں سے اعظم ہے

مورخہ ۳۰۔ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ رکوع ۱۲۔ سورہ الحج رکوع ۴)

قربانی ایک اصل الاصول ہے تمام ترقیات کا۔ کوئی مذہب۔ کوئی سلطنت۔ کوئی تمدن قربانیوں سے خالی نہیں۔

گندمیں جو اجرام پیدا ہو جاتے ہیں وہ شیر چیتے بھیڑیئے سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ ان کے زہر کے تریاقوں میں سے دھوپ۔ روشنی۔ ہوا ہے۔ بڑے اہتمام سے پاخانوں اور ایسے گندے مقامات کی صفائی کروائی جاتی ہے۔ مگر یہی گند کھاد بن کر ایسی خوشنما عمدہ نباتات پیدا کرتا ہے۔ کہ جس کے اکثر حصہ پر انسان کی حیات کا دار و مدار ہے۔

گویا یہ اجرام قربان کئے جاتے ہیں انسان کے لئے۔ پھر دیکھا جاوے تو انسان کی زندگی کے لئے کس قدر نباتات قربان کئے جاتے ہیں۔ ویل مچھلی کے لئے کس قدر مچھلیاں قربان کی جاتی ہیں۔ ادنےٰ آدمی بڑے آدمیوں کے لئے اپنا آرام اپنی صحت اپنا وقت اور اپنا جسم خرچ کرتے ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر فوجوں کا نظارہ ہے۔ کہ سپاہی سے لیکر افسر۔ کمانڈر انچیف تک درجہ بدرجہ بادشاہ کے لئے جان تک قربان کرتے ہیں۔

غرض یہ سلسلہ بڑا لمبا ہے اور ہر قوم میں قربانی موجود ہے اسی لئے فرمایا۔ ولکل امۃ جعلنا منسکا مسلمانوں کے لئے مابہ الامتیاز فرمایا۔ کہ وہ قربانی کے موقعہ اللہ کو یاد کر لیا کریں اور اس بات پر غور کریں کہ ادنےٰ اعلےٰ کے لئے کس طرح پر قربان کیا جاتا ہے۔ اور کیوں کر ایک جانور اپنا آپ اپنے سے اعلےٰ انسان کے آگے چپ چاپ رکھ دیتا ہے۔ بس اسی طرح ہم کو اپنی جانیں آستانہ الوہیت پر قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

والمقیمی الصلوٰۃ۔ نماز سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں۔ تسبیح۔ تکبیر۔ تہلیل تمام لوگوں کے لئے دعا اور تبتل الی اللہ۔ اللہ کی جناب سے پناہ۔ درود سب کچھ اس میں موجود ہے۔ بلکہ اس کی ہیئت بھی جامع ہے۔ تمام تعظیمات کی اور ذکر جامع ہے۔ تمام اذکار کا۔ اور اس میں تعظیم لامر اللہ ہے ممارزقنٰہم ینفقون۔ یہ اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ شفقت علیٰ خلق اللہ۔ پس جو اللہ نے تمہیں دیا۔ اسمیں سے کچھ دو مال۔ طاقت۔ علم۔ ہنر۔ رزقنٰہم میں شامل ہے۔

لکن ینالہ التقویٰ منکم۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے جیسے وہ (جانور) تمہارا فرمانبردار ہے۔ ایسے ہی تم میرے مطیع ہو جاؤ۔ راضی بقضاء۔

ان اللہ یدافع عن الذین اٰمنوا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی حد بندی مقرر کر دی ہے جب اس حد سے کوئی چیز بڑھنے لگتی ہے۔ تو اس کو دفع کرنے والی چیز پیدا کر دیتا ہے۔ کفر بڑھ گیا ہے اس لئے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی جماعت کو پیدا کر دیا کیونکہ وہ کفر کیشوں کو پسند نہیں کرتا۔ یہ خیال کہ کوئی مہدی ایسا آئے گا۔ جو تمام جہان کو مسلمان بنالیگا۔ ایک لغو خیال ہے۔ کیا وہ حضرت محمد رسول اللہ سے بڑھ کر قوت قدسیہ رکھنے والا ہوگا کیا وہ قرآن شریف سے بڑھ کر کتاب لائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو ایک حد کے اندر رکھنا چاہتا ہے۔

یکم مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ رکوع ۱۲۔ سورہ الحج رکوع ۵)

جو دنیا میں نیکی ہے اس کے ساتھ کچھ مشکلات بھی ہیں اور سکھ کے ساتھ دکھ اور دکھ کے ساتھ سکھ ہے۔ آخر الذکر کی مثال درد زہ اور پھر فرزند نرینہ کی پیدائش ہے۔

صحابہ کرام مکہ معظمہ میں سخت تکالیف میں مبتلا تھے۔ (۱) بعض آدمیوں کے ایک پاؤں کو ایک اونٹ سے اور دوسرا پاؤں دوسرے اونٹ سے باندھکر مخالف سمتوں میں چلا کر چیرا جاتا۔ (۲) بعض عورتوں کی شرمگاہوں میں برچھی ماری ہے اور گلے سے نکالی ہے۔ (۳) تین برس بنو ہاشم کو غلہ پہونچانے میں روکیں ڈال دی گئیں۔

(۴) بعض صحابہ کو ہجرت سے قبل مکہ میں ہوتے ہوئے پتھروں پر لٹایا جاتا تھا۔ مگر وہ لوگ بڑے صبر استقلال اور ہمت سے ان تمام تکالیف کو برداشت کرتے۔

محرم میں جناب امام حسینؑ کی تکالیف کا ذکر کرتے ہیں۔ مگر صحابہ نے جو جو تکالیف اُٹھائی ہیں وہ ان سے بعض اوقات بڑھ کر ہیں۔ سو اس صبر کے عوض جہاد کی اجازت دیگئی۔ یہ غلط ہے۔ آپ کو جنگ کا انتظار تھا۔ ولاتلقوا بایدیکم الی التہلکۃ کا حکم اور غزوہ حنین میں سب کے بھاگنے پر کھڑا رہنا اس کا شاہد ہے۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا۔

بغیر حق۔ سوائے اس کے کہ وہ کہیں۔ اگر خدا ہر چیز کی حد بندی نہ کرتا۔

صوامع۔ عابدوں کے گرجے۔

بیع۔ یہودیوں کے گرجے۔

صلوات۔ عیسائیوں کے گرجے یا ہندوؤں کے ٹھاکردوارے۔

اھلکنٰہا۔ اس کے بہت بہت نظارے اس وقت بھی موجود ہیں۔

قصر مشید۔ شید۔ شید کے معنے اونچے کے ہیں۔

شادہ مرمراً و جللہ کلسًا۔ فللطیر فی ذراہ وکور

سنگ مرمر اور چونہ لگا کر ہمارے ممدوح نے محل کو اونچا کیا۔ جس کا کنگرہ جانوروں کا آشیانہ ہے۔ امراء القیس کہتا ہے۔

وتیماء لم یترک بہا جذع نخلۃ۔ ولا اُطُماً الا مشیداً بجندل

اور تیما جگہ میں نہ چھوڑا اس نے کسی درخت کے تنے کو اور نہ کسی برج یا قلعہ کو۔ مگر وہ جو کہ مضبوط بنایا ساتھ چٹانوں کے۔ گویا دوسرے معنے چونہ گچ کرنا ہے۔

کالف سنۃ۔ سنۃ القرآن سنۃ وسنۃ الوصال سنۃ۔ وصال کا ایک برس لمحہ کے برابر ہوتا ہے۔ مگر جدائی کی گھڑی سال کے برابر۔ منکرین کو کہا تم پر ایک دن آتا ہے۔ جو تمہارے لئے بوجہ مصائب ہزار برس کا ہو جاوے گا۔

مورخہ ۲۔ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷، رکوع ۱۴ سورۃ الحج ۱۰)

مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عمرہ سے روکا تھا۔ اور کہا کہ اگر ہم اس سال اجازت دیں۔ تو ہماری عزت میں فرق آتا ہے۔ اگلے سال آنا اور یہ شرائط مقرر کیں (۱) جس قدر آپ کے ساتھ لوگ ہوں ان کی تلواریں نیام میں ہوں۔ تیر۔ ترکش میں۔ بھالے چمڑوں میں (۲) تین دن سے زیادہ نہ رہیں۔ کوئی مسلمان مکہ میں ہو تو آپ کے ساتھ نہ جا سکیگا۔ اور اگر کوئی آپ کے آنا چاہے تو اُسے روکو گے نہیں۔ پھر میں نے یہ کہا تھا کہ اس سورۃ میں انذار کیا ہے سب قوموں کو۔ جو عرب، مصر، عراق، شام میں تھیں۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جو عزت وجاہت لئے پھرتے ہو۔ یہ سب خاک ہو جاوے گی۔

فالذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت۔ جو میرا ساتھ دیں گے وہ معزز ہوں گے اور جو میرے برخلاف کوششیں کرتے ہیں وہ شکست یاب ہونگے۔ رسول اللہ تو ایمان عمل صالح۔ اطاعت رسول اور امر بالمعروف چاہتے ہیں اور کفار نبی کا انکار۔ بدیوں میں

انہماک بستی وفجور۔ کفر وشرک چاہتے ہیں اور ہماری سے آیات کو عاجز کرنا یہی یہ سب مخالف جہنم کے کندے بنیں گے۔

وما ارسلنا من قبلک۔ مخالفان اسلام اس آیت کے غلط معنے لے کر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں۔ حالانکہ قصور خود ان کے فہم کا ہے۔ اس سورۃ کے گذشتہ رکوع پر نظر ثانی کرو۔ تین کیا مضمون ہے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ کس زور سے اللہ تعالیٰ اپنی توحید وعظمت کو قائم کرتا ہے اور تحدی پیشگوئی کرتا ہے۔ کہ دشمن اس کے تباہ ہوں گے کیا ان چھ رکوعوں کے مضامین کے سامنے اس بیہودہ روائت کی کچھ ہستی ہے۔ کہ نبی کریم کی زبان پر اثنا وعظ میں یہ کلمہ بھی جاری ہوا۔

تلک الغرانیق العلی۔ وان شفاعتھن لترتجی۔

جھوٹ بکتے ہیں جو ایسا کہتے ہیں۔ اس طرح تو نبی کریمؐ کے کلام سے امان اٹھ جاوے گا۔

اِلّا اذا تمنّیٰ القی الشیطٰن فی امنیتہ۔ نبی کی خواہش یہی ہے۔ کہ توحید پھیلے اور کلمۃ اللہ علیا ہو۔ کوئی شریر اٹھتا ہے۔ تو اس کی خواہشوں میں روک ڈالتا اور چاہتا ہے۔ کہ یہ نبی کامیاب نہ ہو۔

فینسخ اللہ ما یلقی الشیطٰن۔ اللہ تعالیٰ اس شریر کی تمام شرارتوں کو مٹاتا ہے۔ یہ عام قاعدہ ہے۔ کہ جب کوئی نیک اپنی نیکی پھیلانا چاہتا ہے۔ تو کوئی نہ کوئی شریر اس کی مخالفت کرتا۔ اور آخر منہ کی کھاتا ہے۔ اسی گاؤں میں ایک راستباز آیا۔ اس نے حق پھیلانا چاہا۔ مخالفوں نے روک ڈالی۔ مگر وہ سب روکیں اٹھ گئیں۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں تم تین سو سے زیادہ احمدی بیٹھے ہو

لیجعل ما یلقی الشیطٰن۔ شیطان کی شرارتیں فتنہ ہوتی ہیں۔ مگر انہی کے لئے جن کے دلوں میں مرض ہے۔ گویا اس ذریعہ سے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ ظاہر ہو جاتا ہے۔

سورۃ جن میں فرمایا۔ فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا

جب اللہ اپنے غیب خاص کو رسولوں پر نازل فرماتا ہے۔ تو اس رسول کے آگے پیچھے چوکی پہرہ جما دیتا ہے۔ جب تک وہ ساری بات اللہ کی مخلوق میں پہنچا لے۔ پس یہ ممکن نہیں۔ کہ کوئی شیطان ایسے موقعہ پر دراندازی کر سکے۔

عذاب یوم عقیم۔ مجاہد کی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ وہ بدر کا دن تھا۔ جس میں تمام عمائد مکہ ہلاک یا کمزور ہو گئے۔

الملک۔ اس دن ثابت ہو جاوے گا کہ یہ ایک صرف اللہ کے دین کے لئے ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ ۱۷ رکوع ۱۵

(سورۃ الحج رکوع نمبر ۷)

سورۃ حج کا منشاء یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے

جانشین خلفاء کے مقابلہ پر کھڑے ہوئے والوں کا انجام کیا ہوگا - یہ تو انذار ہوا - (ب) اس کے بالمقابل تبشیر ہے - کہ مومنین مہاجرین و انصار ان کے ممالک کے فاتح ہوں گے -

ھاجروا فی سبیل اللہ - ملک کو چھوڑ گئے - خویش و اقارب کو چھوڑ کر ملک کے رسم و عقائد کو اور اپنے محبوب امور کو چھوڑنے والے نہ کہ کسی غرض نفسانی کے لئے -

المهاجر من هاجر ما نهى الله

مانہی اللہ بہت سی چیزیں ہیں - از آنجملہ یہ کہ جس مقام یا جس صحبت سے غفلت پیدا ہو - اس کو فوراً چھوڑ دینا چاہیئے -

لیدخلنہم - جب مومن کو یہ آسائش و آرام کے اسباب و مقامات دیگا - تو زندوں کو تو ضرور ہی دے گا - خدا کی راہ مین مال و جان کو قربان کرنا کوئی اتنا مشکل نہین - اکثر لوگ دیکھے جاتے ہین - کہ معمولی سی بات پر خودکشی کر لیتے ہین - رسم و رسوم کی پابندی مین مال کا بہت سا حصہ ضائع کر دیتے ہین - کئی گیارھوین دینے والے بڑے استقلال سے قرض لے کر بھی ناغہ نہین کرتے - مگر نہ کوئی کہو تو کہتے ہین کہ غریب آدمی ہین - نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی متابعت واقع مین تلوار کی دھار پر چلنا ہے اور یہی حقیقت ہے پُلصراط کی -

ومن عاقب - ہر شخص خود بدلہ لینے کا مجاز نہین - یہ حکام کے سپرد ہے ثم بغی علیہ اس کو ظاہر کرتا ہے -

فتصبح الارض مخضرۃ - جس طرح ظاہری بارش بے فائدہ نہین جاتی - ایسی طرح وحی اپنا پھل لاوے گی -

مورخہ ۴ - مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ رکوع نمبر ۱۶)

سورۃ الحج رکوع نمبر ۸

سخر لکم ما فی الارض - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - کہ زمین کی تمام چیزین تمہارے مسخر کر دین - بلکہ دوسرے مقام پر فرمایا - کہ آسمان کی چیزین اور شمس و قمر بھی تمہارے مسخر کر دیا - مگر افسوس کہ مسلمانون نے بہت کم ان آیات سے نفع اٹھایا ہے - اور عملیات کے ذریعے تسخیر کے پیچھے پڑے ہوئے ہین جو بالکل لغو اور بے ہودہ بات ہے - افسوس کہ جن کی کتاب مین لکھا ہے - کہ "کل کی فکر آج نہ کرو"

دولتمند خدا کی بادشاہت مین داخل نہین ہو سکتا - وہ تو سارے جہان کی دولت سمیٹ رہے ہین اور جن کے لئے سب کچھ مسخر کر دیا گیا ہے - وہ بھوکے مرتے ہین - اس کی وجہ یہ ہے - کہ مسلمانون نے خدا کی کتاب کو چھوڑ دیا اور سست و کاہل الوجود ہو گئے - انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ

منسکا - منسک عربی بولی مین جگہ کو کہتے ہین - کیسی جگہ جہان جانے کی انسان کو عادت و الفت ہو - اس واسطے مسجد و ہر دکان کو جو بازار مین ہو وہ کھیلن حرفہ پیشہ کی دکانون بلکہ کنجرون کے بازار کو بھی منسک کہتے ہین -

جناب الٰہی فرماتے ہین - مسلمانون کی عبادت گاہین ہین - اس طرح سکھ مقامات ہر قوم نے اللہ کے نام کے لئے بنائے ہوئے ہین -

(۱) گنگا جی کے کنارے پر ایک مقام ہے - ہردوارہ یعنی ہری کا گھر - اللہ کا گھر - (۲) بیتیل (بیت اللہ) یوروشلم مین ہے -

(۳) تبت مین لاسہ - جو الہ سا کے معنون مین ہے - پس ہمارے مکہ کے بیت اللہ پر اعتراض کرنا غلطی ہے - انھین چاہیئے - کہ جھگڑا نہ کرین

فلا ینازعنک فی الامر -

فی کتاب - اللہ کی حفاظت مین -

و یعبدون من دون اللہ

جن کی عبادت کی جاتی ہے وہ ضرور دکھیارے ہین - تا ثابت ہو کہ وہ اپنے آرام کے مالک بھی نہ تھے - امام حسین - مسیح - رامچندر جی سب کے واقعات زندگی دیکھو -

یسطون - یبطشون -

مورخہ ۵ - مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ رکوع ۱۷)

(سورہ الحج رکوع نمبر ۹)

یاایھا الناس - یہان عام لوگون کو مخاطب کیا ہے - اور آگے چل کر خصوصیت سے مومنون کو -

ذباباً - تصفیہ یہ ہے - کہ مکھی بنانا تو درکنار - یہ جو معبود بنائے گئے ہین - وہ تو اس کی آنکھون کی صحیح تعداد بھی نہین جانتے - اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوگیا - کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کوئی چمگادڑ وغیرہ بھی نہین بنائی -

و ان یسلبہم الذباب شیئاً

بُت ہی مراد نہین بلکہ انسان بھی خصوصیت سے شامل ہین - اب خواہ کتنا ہی بڑا بادشاہ ہو اور قوت والا - مکھی اپنا حصہ لے ہی جائے گی - اس سے چھوڑانا محال -

ارکعوا - خدا کی جناب مین جھکے رہو اور اپنے تئین متکبر و لاپرواہ نہ بناؤ -

الخـــــــیر۔ ہر قسم کی نیکیاں و بھلائیاں جمع کرو۔
لعلکم تفلحون۔ کامیابی کی راہ بتادی۔
وجاھدوا۔ کوشش کرو اللہ کی راہ میں۔ جس قدر حق کوشش کا ہو۔
من حرج۔ حرج کے معنے تنگی کے ہیں۔ شریعت کے جس قدر کام ہیں سنے مطالعہ کئے ہیں۔ سب وسیع ہیں۔ مثلاً نماز۔ وقت وسیع پھر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے۔ تو بیٹھ کر یا لیٹ کر اور پھر کچھ بھی مشکل نہیں۔ غرض شریعت کے ہر حکم کی تعمیل اپنے اندر ایک سکھ رکھتی ہے پھر یہ بھی مطلب ہے کہ ہر غلطی کا ازالہ موجود ہے۔ گناہ کیا توبہ کرلو وغیرذلک۔
ابراھیم۔ اچھوں کا باپ۔ اسی واسطے ابیکم فرمایا۔ کیونکہ وہ تمام اچھوں کا روحانی باپ ہے۔
سمٰکم المسلمین۔ اس کے متعلق یہ نکتہ قابل یاد رکھنے کے ہے۔ کہ کسی مذہب کا نام اس کی الہامی کتاب نے نہیں رکھا سوائے اسلام کے۔
ھُوَ۔ اس ضمیر میں جھگڑا ہے۔ بعض خدا کی طرف کہتے ہیں۔ بعض ابراہیم کی جانب بدلیل امۃ مسلمۃ لک۔
اعتصموا باللہ۔ اللہ کی فرمانبرداری کے ذریعے اپنے تئیں ہر دکھ سے بچاؤ۔
ونعم النصیر۔ اگلی سورۃ میں نصرت ہی کا ذکر آوے گا۔

سورہ الحج کے نوٹ ختم ہوئے

یہاں پارہ سترہواں ختم ہوا

الحمد للہ رب العالمین